معارف نبوی

جاوید احمد غامدی

تحقیق و تخریج: محمد حسن الیاس

اتمام حجت اور عذاب

(۳)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ، قَالَ: بَعَثَ عُمَرُ النَّاسَ فِي أَفْنَاءِ الْأَمْصَارِ يُقَاتِلُونَ الْمُشْرِكِينَ، فَأَسْلَمَ الْهُرْمُزَانُ فَقَالَ: إِنِّي مُسْتَشِيرُكَ فِي مَغَازِيَّ هَذِهِ، قَالَ: نَعَمْ، مَثَلُهَا وَمَثَلُ مَنْ فِيهَا مِنَ النَّاسِ مِنْ عَدُوِّ الْمُسْلِمِينَ مَثَلُ طَائِرٍ لَهُ رَأْسٌ وَلَهُ جَنَاحَانِ وَلَهُ رِجْلَانِ، فَإِنْ كُسِرَ أَحَدُ الْجَنَاحَيْنِ نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ بِجَنَاحٍ وَالرَّأْسُ، فَإِنْ كُسِرَ الْجَنَاحُ الْآخَرُ نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ وَالرَّأْسُ، وَإِنْ شُدِخَ الرَّأْسُ ذَهَبَتِ الرِّجْلَانِ وَالْجَنَاحَانِ وَالرَّأْسُ، فَالرَّأْسُ كِسْرَى وَالْجَنَاحُ قَيْصَرُ وَالْجَنَاحُ الْآخَرُ فَارِسُ، فَمُرِ الْمُسْلِمِينَ فَلْيَنْفِرُوا إِلَى كِسْرَى، وَقَالَ بَكْرٌ[۱] وَزِيَادٌ جَمِيعًا، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ، قَالَ: فَنَدَبَنَا عُمَرُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْنَا النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ، [حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَرْضِ الْعَدُوِّ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ نَهَرٌ، وَمَا لَنَا كَثِيرُ خُيُولٍ، خَرَجَ عَلَيْنَا

عَامِلُ كِسُرَى فِيُ أَرُبَعِيُنَ أَلُفًا، حَتَّى وَقَفُوُا عَلَى النَّهرِ وَوَقَفُنَا مِنُ حِيَالِهِ الْآخرِ، وَكُنَّا اثُنَىُ عَشَرَ أَلُفًا]،[2] فَقَامَ تَرُجُمَانٌ، فَقَالَ: لِيُكَلِّمُنِيُ رَجُلٌ مِنكُم، فَقَالَ الُمُغِيُرَةُ:[3] سَلُ عَمَّا شِئتَ قَالَ: مَا أَنُتُمُ؟ قَالَ: نَحُنُ أُنَاسٌ مِنَ الُعَرَبِ، كُنَّا فِيُ شَقَاءٍ شَدِيُدٍ وَبَلَاءٍ طويلٍ، نَمُصُّ الُجِلُدَ وَالنَّوى مِنَ الُجُوعِ، وَنَلُبَسُ الُوَبَرَ وَالشَّعَرَ، وَنَعُبُدُ الشَّجَرَ وَالُحجَرَ، فَبَيُنَا نَحُنُ كَذَلِكَ إِذُ بَعَثَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الُأَرَضِيُنَ تَعَالَى ذِكُرُهُ وَجَلَّتُ عَظَمَتُهُ إِلَيُنَا نَبِيًّا مِنُ أَنُفُسِنَا نَعُرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ،[4] فَأَمَرَنَا نَبِيُّنَا رَسُوُلُ رَبِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ أَنُ نُقَاتِلَكُمُ حَتَّى تَعُبُدُوا اللّٰهَ وَحُدَهُ أَوُ تُؤَدُّوا الُجِزُيَةَ،[5] وَأَخُبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ عَنُ رِسَالَةِ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنُ قُتِلَ مِنَّا، صَارَ إِلَى الُجَنَّةِ فِيُ نَعِيُمٍ لَمُ يَرَ مِثُلَهَا قَطُّ، وَمَنُ بَقِيَ مِنَّا، مَلَكَ رِقَابَكُمُ[6] [فَقَالَ: أَتَدُرُوُنَ مَا مَثَلُنَا وَمَثَلُكُمُ؟ قَالَ الُمُغِيُرَةُ: مَا مَثَلُنَا وَمَثَلُكُمُ؟ قَالَ: مَثَلُ رَجُلٍ لَهُ بُسُتَانٌ ذُو رَيَاحِيُنَ، وَكَانَ لَهُ ثَعُلَبٌ قَدُ آذَاهُ، فَقَالَ لَهُ رَبُّ الُبُسُتَانِ: يَا أَيُّهَا الثَّعُلَبُ، لَوُلَا أَنُ تُنَتِّنَ حَائِطِيُ مِنُ جِيُفَتِكَ لَهَيَّأُتُ مَا قَدُ قَتَلَكَ، وَأَنَّا لَوُلَا أَنُ تُنَتَّنَ بِلَادُنَا مِنُ جِيُفَتِكُمُ لَكُنَّا قَدُ قَتَلُنَاكُمُ بِالُأَمُسِ، قَالَ لَهُ الُمُغِيُرَةُ: هَلُ تَدُرِيُ مَا قَالَ الثَّعُلَبُ لِرَبِّ الُبُسُتَانِ؟ قَالَ: مَا قَالَ لَهُ؟ قَالَ: قَالَ لَهُ: يَا رَبَّ الُبُسُتَانِ، أَنُ أَمُوُتَ فِيُ حَائِطِكَ ذَا بَيُنَ الرَّيَاحِيُنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنُ أَنُ أَخُرُجَ إِلَى أَرُضٍ قَفُرٍ لَيُسَ بِهَا شَيُءٌ، مَا عُدُنَا فِيُ ذَلِكَ الشَّقَاءِ أَبَدًا حَتَّى نُشَارِكَكُمُ فِيُمَا أَنُتُمُ فِيُهِ أَوُ نَمُوُتَ، قَالَ جُبَيُرٌ: فَأَقَمُنَا عَلَيُهِمُ يَوُمًا لَا نُقَاتِلُهُمُ وَلَا يُقَاتِلُنَا الُقَوُمُ][7]، [قَالَ أَبِيُ: لَمُ أَرَ كَالُيَوُمِ قَطُّ، إِنَّ الُعُلُوُجَ يَجِيئُوُنَ كَأَنَّهُمُ جِبَالُ الُحَدِيُدِ، وَقَدُ تَوَاثَقُوا أَنُ لَا يَفِرُّوُا مِنَ الُعَرَبِ، وَقَدُ قُرِنَ بَعُضُهُمُ

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

إِلَى بَعْضٍ حَتَّى كَانَ سَبْعَةٌ فِي قِرَانٍ، وَأَلْقَوْا حَسَكَ الْحَدِيدِ خَلْفَهُمْ، وَقَالُوا: مَنْ فَرَّ مِنَّا عَقَرَهُ حَسَكُ الْحَدِيدِ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حِينَ رَأَى كَثْرَتَهُمْ: لَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فَشَلًا، قَالَ: فَقَامَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حِينَ رَأَى كَثْرَتَهُمْ، فَقَالَ: لَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فَشَلًا، إِنَّ عَدُوَّنَا يُتْرَكُونَ أَنْ يَنَامُوا، فَلَا يُعْجَلُوا[8]، أَمَا وَاللّٰهِ لَوْ أَنَّ الْأَمْرَ إِلَيَّ لَقَدْ أَعْجَلْتُهُمْ بِهِ][9]، فَقَالَ النُّعْمَانُ: رُبَّمَا أَشْهَدَكَ اللّٰهُ مِثْلَهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنَدِّمْكَ وَلَمْ يُخْزِكَ وَلَكِنِّي شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا، كَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ انْتَظَرَ، [حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرَ][10]، [أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ، فَانْظُرُوا إِلَى رَايَتِي هَذِهِ، فَإِذَا حَرَّكْتُهَا فَاسْتَعِدُّوا، مَنْ أَرَادَ أَنْ يَطْعَنَ بِرُمْحِهِ فَلْيُيَسِّرْهُ، وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَضْرِبَ بِعَصَاهُ فَلْيُيَسِّرْ عَصَاهُ، وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَطْعَنَ بِخَنْجَرِهِ فَلْيُيَسِّرْهُ، وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهِ فَلْيُيَسِّرْ سَيْفَهُ، أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي مُحَرِّكُهَا الثَّانِيَةَ فَاسْتَعِدُّوا، ثُمَّ إِنِّي مُحَرِّكُهَا الثَّالِثَةَ، فَشُدُّوا عَلَى بَرَكَةِ اللّٰهِ، فَإِنْ قُتِلْتُ فَالْأَمِيرُ أَخِي، وَإِنْ قُتِلَ أَخِي فَالْأَمِيرُ حُذَيْفَةُ، فَإِنْ قُتِلَ حُذَيْفَةُ فَالْأَمِيرُ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، وَقَدْ حَدَّثَنِي زِيَادٌ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: قَتَلَهُمُ اللّٰهُ، فَنَظَرُوا إِلَى بَغْلٍ مُوقَرٍ عَسَلًا وَسَمْنًا قَدْ كَدَسَتِ الْقَتْلَى عَلَيْهِ فَمَا أُشَبِّهُهُ إِلَّا كَوْمًا مِنْ كَوْمِ السَّمَكِ مُلْقًى بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ إِنَّمَا يَكُونُ الْقَتْلُ فِي الْأَرْضِ وَلَكِنَّ هَذَا شَيْءٌ صَنَعَهُ اللّٰهُ، وَظَهَرَ الْمُسْلِمُونَ، وَقُتِلَ النُّعْمَانُ وَأَخُوهُ، وَصَارَ الْأَمْرُ إِلَى حُذَيْفَةَ.][11]

جبیر بن حیہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو سب شہروں میں بھیجا۔ وہ اُن کے

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

میدانوں میں مشرکین[۱] سے جنگ کرتے رہے[۲]۔ یہ انھی جنگوں کا نتیجہ تھا کہ ہرمزان[۳] نے اسلام قبول کر لیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا: میں اپنی اِن جنگوں کے بارے میں تم سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں۔ اُس نے کہا: ضرور کیجیے، اِن شہروں اور اِن کے لوگوں کی مثال جو اِن میں مسلمانوں کے دشمن ہیں، ایک پرندے جیسی ہے جس کا ایک سر اور دو بازو اور دو پاؤں ہیں۔ سو اگر ایک بازو توڑ دیا جائے تو اُس کے دونوں پاؤں اور اُس کا سر ایک بازو کے ساتھ بھی پرواز کے لیے اٹھ سکیں گے، پھر اگر دوسرا بازو بھی توڑ دیا جائے تو دونوں پاؤں اور سر اٹھنے کے قابل ہوں گے، لیکن اگر سر توڑ دیا جائے تو پاؤں بھی بے کار ہو جائیں گے، دونوں بازو بھی اور سر بھی۔ پس سر تو کسریٰ ہے اور ایک بازو قیصر اور دوسرا فارس ہے، اِس لیے آپ مسلمانوں کو حکم دیجیے کہ وہ پہلے کسریٰ پر حملے کے لیے نکلیں۔ بکر اور زیاد، دونوں نے جبیر بن حیہ سے روایت کی ہے کہ اُنھوں نے کہا: اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں جنگ کے لیے بلایا اور نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر کر دیا۔ ہم اُن کی قیادت میں نکلے، یہاں تک کہ جب دشمن کے علاقے میں پہنچے اور اُن کے اور ہمارے درمیان ایک نہر حائل رہ گئی اور ہمارے پاس زیادہ گھوڑے بھی نہیں تھے تو کسریٰ کا ایک افسر چالیس ہزار کا لشکر لے کر ہمارے مقابلے کے لیے آیا اور وہ لوگ نہر پر آ کر کھڑے ہو گئے، جب کہ ہم دوسری طرف سامنے کھڑے تھے اور صرف بارہ ہزار تھے۔ پھر ایک ترجمان اٹھا اور اُس نے کہا: تم میں سے کوئی شخص مجھ سے بات کر لے۔ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جو پوچھنا چاہتے ہو، پوچھو۔ اُس نے کہا: تم کون لوگ ہو؟ مغیرہ نے کہا: ہم عرب کے لوگ ہیں، سخت بدبختیوں میں گھرے ہوئے اور ایک زمانے سے مصیبتوں میں مبتلا تھے، بھوک کے مارے چمڑا اور کھجور کی گٹھلیاں تک چوس لیتے تھے، اون اور بالوں کا لباس پہنتے اور درختوں اور پتھروں کی عبادت کرتے تھے۔ ہمارے یہی حالات تھے، جب زمینوں اور آسمانوں کے پروردگار نے، جس کا ذکر بلند اور جس کی عظمت بڑی ہے، ہماری طرف خود ہمارے لوگوں میں سے ایک نبی بھیجا، جس کے ماں باپ کو ہم خوب پہچانتے تھے۔ پھر ہمارے نبی، ہمارے پروردگار کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم تمھارے ساتھ جنگ کریں، یہاں تک کہ تم لوگ تنہا ایک خدا کی عبادت کرنے لگو اور اگر یہ نہیں تو

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

جزیہ دینا قبول کرلو[۵]۔ اور ہمارے نبی نے ہمیں ہمارے پروردگار کے پیغام سے یہ بات بھی پہنچائی کہ اِن جنگوں میں ہمارا جو آدمی قتل ہو جائے گا، وہ جنت کی ایسی آسایشوں میں پہنچے گا کہ اُس جیسی آسایشیں اُس نے کبھی نہ دیکھی ہوں گی، اور جو ہم میں سے زندہ رہے گا، وہ تمھاری گردنوں کا مالک ہوگا[۶]۔ اُس نے یہ سنا تو کہا: تم جانتے ہو کہ ہماری اور تمھاری مثال کیا ہے؟ مغیرہ نے پوچھا: کیا مثال ہے، ہماری اور تمھاری؟ اُس نے کہا: یہ اُس شخص کی مثال ہے جس کا خوشبودار پودوں کا ایک باغ تھا اور وہاں ایک لومڑی تھی، جس نے اُس کو ستا رکھا تھا۔ باغ کے مالک نے اُس لومڑی سے کہا: اے لومڑی، اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تو اپنے مردہ جثّے کی بدبو سے میرے باغ کو بھر دے گی تو میں کچھ اہتمام کرتا کہ تجھے قتل کر دیا جائے۔ ہمارا معاملہ بھی یہی ہے۔ اگر ہم کو بھی یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تمھارے مردار جسم سے ہمارے شہر بدبودار ہو جائیں گے تو ہم کل ہی تم لوگوں کو قتل کر چکے ہوتے۔ اِس پر مغیرہ کہنے لگے: جانتے ہو کہ لومڑی نے باغ کے مالک کو کیا جواب دیا تھا؟ اُس نے پوچھا: کیا دیا تھا؟ مغیرہ نے کہا: اُس نے جواب دیا تھا کہ مجھے خوشبودار پودوں کے درمیان تمھارے اِس باغ میں مرنا اِس سے زیادہ پسند ہے کہ میں یہاں سے نکل کر اُس بے آب و گیاہ ملک میں جاؤں، جہاں کچھ بھی نہیں ہے۔ ہم اُن بدبختیوں میں کبھی لوٹنے کے نہیں ہیں، یہاں تک کہ تم لوگ جس صورت حال میں ہو، تمھارے ساتھ ہم بھی اُس میں شریک ہو جائیں[۷] یا (اِسی جدوجہد میں) مر جائیں۔ جبیر کہتے ہیں کہ ہم پورا دن اُن کے سامنے کھڑے رہے، نہ ہم نے اُن سے جنگ کی اور نہ اُن لوگوں نے۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے والد نے کہا: میں نے اُس دن جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا۔ اُن کافروں کے لشکری یوں امڈے چلے آ رہے تھے جیسے لوہے کے پہاڑ ہوں۔ وہ آپس میں عہد کر کے آئے تھے اور ایک دوسرے کے ساتھ باندھ دیے گئے تھے، یہاں تک کہ ایک رسی میں سات بندھے ہوئے تھے۔ اپنے پیچھے اُنھوں نے لوہے کے کانٹے رکھ دیے تھے اور کہہ دیا تھا کہ ہم میں سے جو فرار ہوا، یہ کانٹے اُسے ذبح کر ڈالیں گے۔ چنانچہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے جب اُن لوگوں کی کثرت دیکھی تو فرمایا: میں نے آج تک اِس طرح کی کمزوری نہیں دیکھی۔ اِس طرح تو ہمارے یہ دشمن چھوڑ دیے جائیں گے کہ آرام سے سوتے رہیں اور

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

اُنھیں کسی سبقت کا اندیشہ نہ ہو۔ بخدا، اگر معاملہ میرے ہاتھ میں ہوتا تو میں فوراً اُن پر ٹوٹ پڑتا۔ اِس پر نعمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اِس طرح کی کئی جنگیں آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دکھا چکا ہے، پھر آپ کو اُس نے کبھی شرمندہ کیا، نہ رسوا، لیکن (میرے انتظار کی وجہ یہ ہے کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئی معرکوں میں اِس طرح شرکت کی ہے کہ آپ جب دن کی ابتدا میں جنگ نہیں کرتے تھے تو لازماً انتظار کرتے، یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے، ہوائیں چلنے لگیں اور اللہ کی مدد نازل ہو جائے[۸]۔ (اِس کے بعد اُنھوں نے لوگوں کو مخاطب کیا اور کہا): لوگو، میرے اِس جھنڈے کو دیکھتے رہو، میں جب اِس کو حرکت دوں تو تیاری کر لینا۔ جو اپنا نیزہ مارنا چاہے، وہ اُسے تیار رکھے، جو اپنی لاٹھی چلانا چاہے، لاٹھی تیار کر لے، جو خنجر چلانے کا ارادہ رکھتا ہو، خنجر تیار رکھے اور جو اپنی تلوار سے مارنا چاہتا ہو، وہ تلوار تیار کر لے۔ سنو لوگو، میں اِس جھنڈے کو دوسری مرتبہ حرکت دوں گا تو تم لوگ حملے کے لیے تیار ہو جاؤ گے۔ پھر میں اِس کو تیسری مرتبہ حرکت دوں گا، (تم اِسے دیکھو) تو اللہ کی طرف سے خوش بختی کے بھروسے پر ٹوٹ پڑو۔ پھر اگر میں قتل ہو جاؤں تو میرا بھائی امیر ہو گا اور وہ بھی قتل ہو جائے تو حذیفہ امیر ہوں گے اور اگر حذیفہ بھی قتل ہو جائیں تو مغیرہ بن شعبہ امیر بنا لیے جائیں۔ زیاد نے مجھے بتایا کہ اُن کے والد کا بیان ہے کہ اِن سب لوگوں کو اللہ نے قتل کر ڈالا۔ پھر اُنھوں نے شہد اور گھی سے لدا ہوا ایک خچر دیکھا جس پر مقتولوں کا ڈھیر تھا۔ میں تو اُس کو مچھلیوں کے ایک ڈھیر ہی سے تشبیہ دوں گا جو ایک دوسری پر ڈال دی گئی ہوں[۹]۔ سو مجھ پر واضح ہو گیا کہ قتل تو زمین ہی پر ہوتے ہیں، لیکن یہ خدا کا کام ہے جو اُس نے کر ڈالا ہے۔ چنانچہ مسلمان غالب آ گئے، نعمان بن مقرن اور اُن کے بھائی شہید ہو گئے اور امارت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو منتقل ہو گئی۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۱۔ یہاں یہ لفظ اُس اصطلاحی مفہوم میں نہیں ہے، جس میں یہ قرآن میں استعمال ہوا ہے، بلکہ اُن سب لوگوں کے لیے ایک عام لفظ کے طور پر استعمال کر لیا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھیراتے تھے۔ چنانچہ مشرکین اور اہل کتاب، دونوں کو شامل ہے۔

۲۔ یعنی اُن سب لوگوں سے، جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتمام حجت کیا اور اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے

اُن کے لیے موت یا محکومی کی سزا کا اعلان کر دیا گیا تھا۔ اِس کی تفصیلات کے لیے دیکھیے، ہماری کتاب ''البیان'' میں سورۂ توبہ (۹) کا ترجمہ اور اُس کے حواشی، جہاں اِس اعلان کی وضاحت کی گئی ہے۔

۳۔ قادسیہ کے معرکے میں ایرانی لشکر کا ایک سردار اور شوستر کا حاکم۔ اِس معرکے میں مسلمانوں کے لشکر کی سربراہی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس تھی۔

۴۔ یعنی صرف نبی نہیں، بلکہ رسول بھی۔ یہ وضاحت اِس لیے ضروری تھی کہ آگے جو حکم بیان ہوا ہے، وہ خدا کا کوئی رسول ہی دے سکتا ہے۔

۵۔ اِس سے واضح ہوا کہ جزیرہ نماے عرب سے باہر کی قوموں کے خلاف جو اقدام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد کیا گیا، وہ محض صحابہ کا اجتہاد نہ تھا، جیسا کہ ہم نے بھی دوسری جگہ لکھا ہے، بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح اُن کو دعوت خود دی، اُسی طرح اُن کے خلاف اقدام کا حکم بھی خود ہی دیا۔ ہم نے اپنی کتابوں میں جگہ جگہ وضاحت کی ہے کہ یہ حکم سنت الٰہی کے مطابق اور اُنھی قوموں کے خلاف دیا گیا تھا، جن پر آپ نے خدا کی حجت ہر لحاظ سے پوری کر دی تھی۔ تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو: ہماری کتاب ''مقامات'' میں مضمون: ''رسولوں کا اتمام حجت''۔

www.javedahmadghamidi.org

۶۔ یعنی تم پر حکومت کرے گا اور تم اُس کے ماتحت بن کر رہو گے۔ یہ ٹھیک اُس نتیجے کا بیان ہے جو اُس حکم پر عمل سے نکلنے والا تھا جو پیچھے بیان ہوا ہے۔ اِس لیے کہ یہی سنت الٰہی ہے۔ سورۂ مجادلہ (۵۸) کی آیت ۲۱ میں اِسی کو بیان کیا گیا ہے: 'كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ، اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ' (اللہ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب ہو کر رہیں گے۔ حقیقت یہ کہ اللہ بڑا زور والا اور بڑا زبردست ہے)۔

۷۔ مطلب یہ ہے کہ عرب کے صحرا سے نکل کر اُس تمدن کا حصہ بن جائیں جو تمھاری اِس سرزمین پر قائم ہے۔

۸۔ یہ اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ بیان کیا ہے کہ یا صبح کے ٹھنڈے وقت میں جنگ کی ابتدا کرتے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو پھر دن کے ڈھلنے اور سہ پہر کی ہواؤں کے چلنے کا انتظار کرتے کہ صحرا کی گرمی میں یہ ہوائیں اللہ کی طرف سے لڑنے والوں کی مددگار ہو جائیں۔ مدعا یہ ہے کہ میں اگر دن کے ڈھلنے کا انتظار کر رہا ہوں تو لڑنے کے لیے مناسب وقت اور خدا کی نصرت کے ظہور ہی کے لیے کر رہا ہوں، جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔

۹۔ یعنی بالکل اُسی طرح قتل کر ڈالا، جس طرح بدر کے موقع پر کیا تھا۔ اِس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اتمام حجت کے بعد یہ اللہ کا عذاب تھا جو اِن قوموں پر اُسی طرح نازل کیا گیا، جس طرح عرب کے

مشرکین اور اہل کتاب پر نازل کیا گیا تھا۔ چنانچہ سورۂ انفال (۸) کی آیت ۱۷ میں بدر کے مقتولین سے متعلق اِسی اسلوب میں فرمایا ہے: 'فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ' (سوحقیقت یہ ہے کہ اِس جنگ میں تم نے اِن کو قتل نہیں کیا، بلکہ اللہ نے اِن کو قتل کیا ہے)۔ آگے اِسی کی وضاحت ہے کہ مقتولین جس طرح ڈھیروں کی صورت میں پڑے ہوئے تھے، اُن کو دیکھ کر ہر شخص اندازہ کرسکتا تھا کہ یہ کام انسانوں کے بس کا نہیں ہے، یہ خدا ہی کرسکتا تھا۔

متن کے حواشی

۱۔ یہاں بکر سے مراد بکر بن عبداللہ المزنی ہیں۔ ملاحظہ ہو: الاسماء والصفات، بیہقی، رقم ۴۲۸۔

۲۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۷۱۶۱۔

۳۔ اِس روایت کا متن صحیح بخاری، رقم ۲۹۴۱ سے لیا گیا ہے، اِس کے راوی مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت اِن کتابوں میں نقل ہوئی ہے: مسند ابن ابی شیبہ، رقم ۸۳۷۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۲۳۸۱، ۳۳۰۹۵۔ مسند احمد، رقم ۲۳۱۱۰۔ سنن ترمذی، رقم ۱۵۳۵، ۱۵۳۶۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۸۳۱۶۔ تاریخ طبری، رقم ۱۲۷۸۔ صحیح ابن حبان، رقم ۴۸۵۹، ۴۸۶۰۔ مستدرک حاکم، رقم ۲۴۷۵۔ السنن الکبریٰ، بیہقی رقم ۱۷۱۶۱۔

www.javedahmadghamidi.org
www.al-mawrid.org

۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۳۰۹۵ میں اِس جگہ یہ اضافہ نقل ہوا ہے: 'وَأَنَّ اللّٰهَ ابْتَعَثَ مِنَّا نَبِيًّا فِيْ شَرَفٍ مِنَّا، أَوْسَطَنَا حَسَبًا وَأَصْدَقَنَا حَدِيْثًا' ''اور یہ کہ اللہ نے ہمارے اندر سے ایک نبی ہمارے اشراف میں مبعوث کیا ہے جو حسب و نسب میں بہتر اور اپنی بات میں سب سے زیادہ سچا ہے''۔

۵۔ تاریخ طبری، رقم ۱۲۷۸ میں اِس جگہ یہ اضافہ نقل ہوا ہے: 'فَوَ اللّٰهِ مَا زِلْنَا نَتَعَرَّفُ مِنْ رَبِّنَا مُنْذُ جَاءَ نَا رَسُوْلُهُ الْفَتْحَ وَالنَّصْرَ، حَتّٰى أَتَيْنَاكُمْ' ''سوخدا کی قسم، جب سے خدا کے رسول ہمارے پاس آئے ہیں، ہم تو اپنے پروردگار کی طرف سے فتح و نصرت ہی دیکھتے رہے ہیں، یہاں تک کہ اب تمھارے پاس آپہنچے ہیں''۔

۶۔ صحیح ابن حبان، رقم ۴۸۵۹ میں اِس جگہ یہ الفاظ نقل ہوئے ہیں: 'حَتّٰى بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْنَا رَسُوْلًا، فَوَعَدَنَا النَّصْرَ فِي الدُّنْيَا وَالْجَنَّةَ فِي الْآخِرَةِ' ''یہاں تک کہ اللہ نے ہماری طرف ایک رسول بھیجا، جس نے ہم سے اِس دنیا میں مدد اور آخرت میں جنت کا وعدہ کیا''۔

۷۔ السنن الکبریٰ، بیہقی رقم ۱۷۱۶۱۔

۸۔ اصل روایت میں اِس جگہ 'إِنَّ عَدُوَّنَا يُتْرَكُوْنَ أَنْ يَتَتَامُّوْا فَلَا يَعْجَلُوْا' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

موقع کلام کی رعایت سے دیکھا جائے تو الآحاد والمثانی، ابن ابی عاصم، رقم ۹۸۴ کے الفاظ زیادہ موزوں معلوم ہوتے ہیں۔ ہم نے اُنھی کا انتخاب کیا ہے۔

۹۔ صحیح ابن حبان، رقم ۴۸۵۹۔

۱۰۔ سنن ترمذی، رقم ۱۵۳۵۔ بعض روایات میں اِس جگہ 'حَتّٰی تَحْضُرَ الصَّلَوَاتُ وَتَهُبَّ الْأَرْوَاحُ وَيَطِيبَ الْقِتَالُ' نقل ہوا ہے، یعنی یہاں تک کہ نمازوں کا وقت آ جائے، ہوائیں چلنے لگیں اور قتال میں آسانی ہو جائے۔ ملاحظہ ہو: صحیح ابن حبان، رقم ۴۸۵۹۔ سنن ترمذی، رقم ۱۵۳۵ میں اِس جگہ 'تَهِيجُ رِيَاحُ النَّصْرِ' کا اضافہ نقل ہوا ہے، یعنی نصرت کی ہوائیں چلنے لگیں۔

۱۱۔ السنن الکبریٰ، بیہقی رقم ۱۷۱۶۱۔ نعمان رضی اللہ عنہ کی ہدایت پر اہل لشکر کا ردعمل تاریخ طبری، رقم ۱۲۷۸ میں اِس طرح منقول ہے: 'فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ الْمُسْلِمُونَ، وَقَالُوا: فَتْحًا، يُعِزُّ اللّٰهُ بِهِ الْإِسْلَامَ وَأَهْلَهُ' ''پھر اُنھوں نے تکبیر کہی تو سب مسلمانوں نے تکبیر کہی اور کہنے لگے: کامیابی! اللہ اِس معرکے سے اسلام اور مسلمانوں کو عزت دے گا''۔ صحیح ابن حبان، رقم ۴۸۵۹ میں اِس جگہ نعمان رضی اللہ عنہ کی یہ دعا نقل ہوئی ہے: 'اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَقَرَّ عَيْنِي الْيَوْمَ بِفَتْحٍ يَكُونُ فِيهِ عِزُّ الْإِسْلَامِ وَأَهْلِهِ، وَذُلُّ الْكُفْرِ وَأَهْلِهِ' ''پروردگار، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو آج ایسی فتح کو میری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دے جس سے اسلام اور مسلمانوں کو عزت ملے اور جو کفر اور اہل کفر کے لیے باعث ذلت ہو''۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

المصادر والمراجع

ابن حبان، أبو حاتم بن حبان. (١٤١٤هـ/١٩٩٣م). صحيح ابن حبان. ط٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن حجر، علي بن حجر أبو الفضل العسقلاني. (١٣٧٩هـ). فتح الباري شرح صحيح البخاري. (د.ط). تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار المعرفة.

ابن قانع. (١٤١٨هـ/١٩٩٨م). المعجم الصحابة. ط١. تحقيق: حمدي محمد. مكة مكرمة: نزار مصطفى الباز.

ابن ماجة، ابن ماجة القزويني. (د.ت). سنن ابن ماجة. ط١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار الفكر.

ابن منظور، محمد بن مكرم بن الأفريقي. (د.ت). لسان العرب. ط۱ . بيروت: دار صادر.

أبو نعيم ، (د.ت). معرفة الصحابه.ط۱ . تحقيق: مسعد السعدني. بيروت: دارالكتاب العلمية.

أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني. (د.ت). مسند أحمد بن حنبل. ط۱. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البخاري، محمد بن إسماعيل. (۱٤۰۷هـ/ ۱۹۸۷م). الجامع الصحيح. ط۳. تحقيق: مصطفٰى ديب البغا. بيروت: دار ابن كثير.

بدر الدين العيني. عمدة القاري شرح صحيح البخاري. (د.ط). بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البيهقي، أحمد بن الحسين البيهقي. (۱٤۱٤هـ/۱۹۹٤م). السنن الكبرٰى.ط۱ . تحقيق: محمد عبد القادر عطاء. مكة المكرمة: مكتبة دار الباز.

السيوطي، جلال الدين السيوطي. (۱٤۱٦هـ/ ۱۹۹٦م). الديباج على صحيح مسلم بن الحجاج.ط ۱ . تحقيق: أبو إسحٰق الحويني الأثري. السعودية: دار ابن عفان للنشر والتوزيع.

الشاشي، الهيثم بن كليب. (۱٤۱۰هـ). مسند الشاشي. ط۱ . تحقيق: محفوظ الرحمٰن زين اللّٰه. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

محمد القضاعي الكلبي المزي. (۱٤۰۰هـ/۱۹۸۰م). تهذيب الكمال في أسماء الرجال. ط۱ . تحقيق: بشار عواد معروف. بيروت: مؤسسة الرسالة.

مسلم، مسلم بن الحجاج. (د.ت). صحيح المسلم. ط۱ . تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

النسائي، أحمد بن شعيب. (۱٤۰٦هـ/۱۹۸٦م). السنن الصغرٰى. ط۲. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة.حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية.

النسائي، أحمد بن شعيب. (۱٤۱۱هـ/۱۹۹۱م). السنن الكبرٰى. ط۱ . تحقيق: عبد الغفار سليمان البنداري، سيد كسروي حسن. بيروت: دار الكتب العلمية.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com